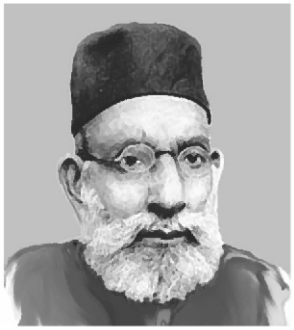

حسرتؔ موہانی

ولادت:۱۸۷۵ء وفات:۱۹۵۱ء

نام سیّد فضل الحسن، والد کا نام سیّد اظہر حسن تھا۔ سلسلۂ نسب حضرت امام علی موسیٰ کاظمؒ سے ملتا ہے۔ مُوہان (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ میٹرک وہیں سے کیا۔ پھر بی۔ اے، مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ سے کیا۔ تحریکِ آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، اس لیے باغی قرار دیے گئے اور کئی بار جیل بھی جانا پڑا۔ آپ حق گو، بے باک اور درویش مزاج انسان تھے۔ سیاست میں حصہ لینے کے ساتھ ساتھ شعر و ادب کی خدمت بھی کی۔ آپ کا انتقال لکھنؤ میں ہوا۔

حسرتؔ موہانی جدید اندازِ غزل کے شاعر تھے۔ صنفِ غزل کے حوالے سے اُن کی شان دار خدمات کے سبب انھیں رئیس المُتغزّلین کہا جاتا ہے۔ آپ نے ایک رسالہ "اردوئے مُعلّیٰ" جاری کیا۔ آپ کا کلام کلیاتِ حسرتؔ کے نام سے شایع ہو چکا ہے۔ "نِکاتِ سخن" آپ کی مشہور کتاب ہے۔

غزل

حاصلاتِ تعلّم: یہ غزل پڑھ کر طلبہ: (۱) نئے الفاظ و مرکبات کے معنی لکھ سکیں۔ (۲) نئے الفاظ کی جمع لکھ سکیں۔ (۳) اشعار کی تشریح کر سکیں۔

دعا میں ذکر کیوں ہو مُدّعا کا
کہ یہ شیوہ نہیں اہلِ رِضا کا

طَلب میری بہت کچھ ہے مگر کیا
کرم تیرا ہے اِک دریا عطا کا

نِثار اُن پر ہوئے اچھّے رہے ہم
تقاضا تھا یہی خُوئے وفا کا

گنہ گارو! چلو، عَفوِ الٰہی
بہت مشتاق ہے عرضِ خطا کا

جفا کو بھی وفا سمجھو کہ حسرتؔ
تمھیں حق اُن سے کیا چُون و چِرا کا

(ماخوذ از: کُلیاتِ حسرتؔ)

مشق

سوال۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

دعا میں ذکر کیوں ہو مدّعا کا ۔۔۔ کہ یہ شیوہ نہیں اہلِ رِضا کا
گنہ گارو! چلو، عفوِ الٰہی ۔۔۔ بہت مشتاق ہے عرضِ خطا کا

(ب) قافیے کی تعریف کیجیے اور ذیل کے اشعار میں قوافی کی نشان دہی کیجیے:

نثار اُن پر ہوئے اچھے رہے ہم ۔۔۔ تقاضا تھا یہی خُوئے وفا کا
جفا کو بھی وفا سمجھو کہ حسؔرت ۔۔۔ تمھیں حق اُن سے کیا چُون وچِرا کا

(ج) اس غزل کی ردیف لکھیے۔

(د) درج ذیل الفاظ و مرکبات کے معنی لکھیے:

خوئے وفا - جَفا - عفوِ الٰہی - چُوں وچِرا - تقاضا

(ہ) درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیے:

دعا-شیوہ-مشتاق-عطا-خطا

سوال۲: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) اس غزل کے شاعر کا نام ہے:

(۱) حسؔرت (۲) چراغ الحسن
(۳) تفضّل الحسن (۴) سیّد فضل الحسن

(ب) غزل میں قافیہ ہمیشہ آتا ہے:

(۱) ردیف کے بعد (۲) ردیف سے پہلے
(۳) آخری شعر میں (۴) مقطعے میں

(ج) مطلع کہتے ہیں غزل کے:

(۱) آخری شعر کو (۲) ہر شعر کو
(۳) درمیانی شعر کو (۴) پہلے شعر کو

(د) ''اہلِ رضا'' کا مطلب ہے:

(۱) اللہ جن سے راضی ہو گیا (۲) جو اللہ سے راضی ہو گئے
(۳) رضا کار لوگ (۴) جو لوگوں کو راضی کرتے ہیں

(ہ) تیرا کرم عطا کا ہے:

(۱) چمن (۲) دریا
(۳) موسم (۴) پھول

سوال۳: کالم (الف) کے الفاظ کو کالم (ب) کے لفظوں سے ملائیے:

(الف)	(ب)
مدّعا	خواہش مند
طلب	خواہش
عطا	قربان
نثار	بخشش
مشتاق	مقصد

سوال۴: اس غزل کے قافیے کے ہم آواز دس الفاظ لکھیے۔

سرگرمیاں

(۱) طلبہ اپنے پانچ گروپ بنائیں اور ہر گروپ ایک ایک شعر کی تشریح لکھ کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کرے۔

(۲) ہر طالبِ علم اپنی پسند کا ایک ایک شعر خوش خط لکھ کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کرے۔

ہدایات برائے اساتذہ:

(۱) طلبہ کے خوش خط لکھے ہوئے اشعار میں سب سے خوش خط لکھنے والے طالبِ علم کو انعام دیجیے۔ (۲) حسرتؔ موہانی کے دیوان سے کوئی اور غزل لا کر طلبہ کو سنائیے۔

جگرؔ مراد آبادی

ولادت: ۱۸۹۰ء　　وفات: ۱۹۶۰ء

آپ کا پورا نام علی سکندر اور جگرؔ تخلص تھا۔ والد کا نام مولوی علی نظر تھا۔ مراد آباد (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے خاندان کو مغل بادشاہوں کے زمانے میں عزّت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ آپ کے والد بھی ایک بلند پایہ شاعر تھے۔ اس لیے شاعری کا ذوق وشوق والد ہی سے ملا۔ شروع میں والد سے اصلاح لیتے رہے مگر بعد میں داغؔ دہلوی اور تسلیمؔ لکھنوی جیسے بڑے شاعروں کے باقاعدہ شاگرد بنے۔

جگرؔ اردو زبان کے ایک اہم شاعر تھے۔ آپ کی زبان سادہ اور اندازِ بیان میں ایک نیا پن ہے۔ آپ کی شاعری کا ایک خاص رنگ ہے۔ تصوّف، اخلاق اور سیاسی شعور بلند درجے پر ہے۔ کلام نہایت پاکیزہ، شائستہ اور پُر لطف ہے۔ ’’داغِ جگر، شعلۂ طور اور آتشِ گل‘‘ آپ کے شعری مجموعے ہیں۔